السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل صوفیہ کے سلسلے بکثرت پائے جاتے ہیں' مثلاً نقشبندیہ اورقادریہ' ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ' تجانیہ' ترقاویہ' وازانیہ' دلائیہ' ناصریہ' علویہ' کتانیہ اوردیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجود ہیں۔ میں نے ان کے اورادووظائف دیکھے تو باہم ملتے جلتے ہیں۔ سب کے ہاں صبح کے اوراد میں سوبار استغفار اور سوبار درود شریف (مختلف الفاظ کے ساتھ) اور سوبار لاالہ الا اللہ اورشام کو بھی اسی قسم کے وظیفے میں' اس کے ساتھ نماز بروقت ادا کرنے کی ترغیب ہے۔ کیونکہ جو شخص ان سے وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کے لئے نماز باجماعت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ لیکن اخوان المسلمون کے بعض علماء کہتے ہیں کہ صوفی طرق میں شامل ہونے والا شخص گمراہ' بدعتی اورمشرک ہے' کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ اورصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دورمیں صوفیانہ سلسلے اورطریقے موجود نہیں تھے۔ اس لئے میں آپ سے تسلی بخش جواب چاہتا ہوں' کیونکہ ''مشرک'' کا لفظ بہت سخت ہے اور مشرک پر تو جنت حرام ہے اوراس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پر زہد اور عبادت کا رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بکثرت بدعتیں اور خرافات موجود ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفرد نام کا ذکر کرنا مثلاً (اللہ۔ حی۔ قیوم) یا ضمیر غائب کے ساتھ اس کا ذکر کرنا۔ ھو۔ ھو۔ ھو...) یا ایسے نام سے ذکر کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام بیان نہیں فرمایا مثلاً (آہ۔ آہ۔ آہ) اس کے ساتھ ساتھ وہ جھومتے ہیں، کبھی نیچے جھکتے ہیں، تالیاں بجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعروں کے الفاظ یا ذکر کے کلمات کے حرکات وسکنات کو منضبط کرنے کے لئے بسا اوقات ساز بھی بجاتے ہیں۔ یہ تمام کام ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے قولاً ثابت ہیں نہ عملاً اور نہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرامؓ ان سے واقف تھے۔ بلکہ یہ سب نوایجاد کام ہیں۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے۔ ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک بلیغ وعظ ارشاد فرمایا' جس سے ہمارے دلوں میں خشیت پیدا ہوئی اور آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ ہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو ایسا لگتا ہے جیسے الوداع کہتے وقت نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ تو ہمیں (کوئی خاص) وصیت فرمائیے۔ ''آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(أُوصِيكُم بِتَقوَىٰ اللهِ وَالسَّمعِ وَالطَّاعَةِ وَإِن كَانَ عَبداً حَبَشِياً، وَإِنَّهُ مَن يَعِش مِنكُم فَسَيَرَىٰ إِختِلَافاً كَثِيراً فَعَلَيكُم بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ عَضُّوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُم وَمُحدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِن كُلَّ مُحدَثَةٍ بِدعَةٌ وَكُلَّ بِدعَةٍ ضَلَالَةٌ)

''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور (حکم) سن کر تعمیل کرنے کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ ایک خلفائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ اسے داڑھوں سے (خوب مضبوطی سے) پکڑنا اور نئے نکالے جانے والے کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نیا نکالا جانے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد اورامام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔ اسی طرح سوال میں استغفار اور درود شریف کے ورد کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے' اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ بامعنی کلام ہے اور وہ بنیادی طور پر کار ثواب اور شرعی عبادت ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت نہیں کہ اس کے لئے صبح اور شام کا وقت مقرر کیا جائے یا ان اوقات میں ان کی ایک تعداد مقرر لی جائے جس میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ یا شیخ اپنے مرید سے کسی خاص ذکر کا وعدہ لے' عبادت میں اس طرح کی تخصیص بدعت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

(مَن أَحدَثَ فِي أَمرِنَا هٰذَا مَا لَيسَ مِنهُ فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے ہمارے اس دین میں اسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اس حدیث کو بخاری اور مسلم رحمہ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

(مَن عَمِلَ عَمَلاً لَيسَ عَلَيهِ أَمرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔''

لیکن جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرر وقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَن قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ فِي يَومٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَت لَهُ عَدلَ عَشرِ رِقَابٍ وَكُتِبَت لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَت عَنهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَت لَهُ حِرزاً مِنَ الشَّيطَانِ يَومَهُ ذٰلِكَ حَتَّىٰ يُمسِيَ، وَلَم يَأتِ أَحَدٌ بِأَفضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكثَرَ مِنهُ)

''جو شخص دن میں سو بار کہے: <<لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر>> اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہوگا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔''

اس حدیث کوامام بخاری رحمہ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے ۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَن قالَ سُبحَانَ اللہ وَبِحَمدِہ فِی یَومٍ مِائَۃ مَرَّۃ حُطَّت عَنہُ خَطَایَاہُ وَاِن کَانَت مِثلَ زَبدِ البَحرِ)

’’جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا ' اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں ۔ ‘‘

اس حدیث کوامام بخاری اورامام مسلم نے روایات کیا ہے ۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہوجائے 'ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میںکسی قسم کی بدعت شامل نہ ہوجائے ۔ ورنہ وہ ذکر مذموم بدعت میں شمار ہوگا جس طرح یہ جواب کی ابتدا میں بیان کیا جاچکا ہے ۔

کبھی کبھار بدعت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یا دور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے 'اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہوجاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ